75

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴ / ۲۹	۱۳ ربیع الاوّل ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۷ امان ۱۳۵۴ ہش ۔ ۲۷ مارچ ۱۹۷۵ء	نمبر ۶۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۲۷ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :۔

ایک دو دن پیچش اور سر درد کی تکلیف رہی ۔ اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے ۔

نواب محمد احمد صاحب کی طبیعت خراب ہی رہتی ہے ۔

احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا اور محترم نواب صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عمرِ دراز سے نوازے ۔ آمین

ربوہ ۲۶ امان ۔ آج بتاریخ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۹۵ھ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۷۵ء بروز بدھ بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام بہت وسیع پیمانہ پر جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ادا کئے ۔ ذوق و شوق اور ولولۂ عشق سے سرشار اہلِ ربوہ نے جلسہ میں بہت کثیر تعداد میں شریک ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃِ طیبہ کے اذکارِ مقدس عجب محویت کے عالم میں سُنے ۔ نہ صرف مسجد کا مُسقف حصہ بلکہ صحن بھی سراپا شوق سامعین سے بھرا ہوا تھا ۔

جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی ۔ مکرم رفیق الدین صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام :۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھا ۔

بعدہٗ علی الترتیب محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ" کے موضوع پر ، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق میدانِ جنگ میں" کے موضوع پر اور مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے "رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور معاہدات کی پابندی" کے موضوع پر بہت ٹھوس پُر مغز اور ایمان افروز تقاریر کیں ۔ علماء کرام نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی انتہائی اعلیٰ و ارفع شانِ فہم و ادراک سے بالا مقام ، آپؐ کی حیاتِ جاودانی اور دائمی فیضِ رسانی نیز آپؐ کے بے مثال اخلاقِ عالیہ پر بہت وجد آفریں انداز میں روشنی ڈالی ۔

جلسہ میں مکرم مطیع الرحمٰن صاحب نے مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی کہی ہوئی نعت ، مکرم عبد القدوس صاحب نے مکرم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب کی نعت نیز مکرم عبد السلام صاحب اختر ، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب اور مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر (باقی صفحہ ۳ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں سے افضل ، خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں

آپؐ کی پیروی سے خدا ملتا ہے اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں

(۱) "ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار ، رسولوں کا فخر ، تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیرِ سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی ۔۔۔ سو آخری وصیّت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی اُمّی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا اور ایسی قبولیّت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اُس کے آگے انہونی نہیں رہے گی ۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اُس کا خدا ہو گا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے ۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہو گا اور الٰہی قوتیں اُس کے ساتھ ہوں گی ۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔"

(سراجِ منیر صفحہ ۸۲)

(۲) "اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اُٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں ۔ اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دِل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پا کر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے ۔"

(براہینِ احمدیہ صفحہ ۵۳۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

پبلشر :۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر :۔ سید عبد الحی ۔ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۷ ماہ امان ۱۳۵۴ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قربانی وایثار کا نیک جذبہ

حقیقی مومن اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایثار کا مظاہرہ کرنے اور قربانیاں پیش کرنے سے کبھی اکتاتے نہیں۔ جوں جوں وہ ایثار کا مظاہرہ کرتے اور قربانیاں پیش کرتے ہیں ان کا ذوق و شوق اور ولولہ عشق بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایثار کے میدان میں ان کے کسی ایک مقام پر ٹھہرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اس طرح ان کا قربانی کا معیار خود بخود بلند سے بلند تر ہوتا رہتا ہے۔

اس امر کا اندازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جذبۂ ایثار و قربانی سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ احادیث نبوی میں ان کی قربانیوں کا ہی نہیں بلکہ جس ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے ماتحت وہ ایثار سے کام لیتے اور اس میدان میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جاتے تھے اس کا بکثرت ذکر آتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ کسی جنگ میں شہید ہوگئے۔ آپؐ نے ان کے بیٹے کو دیکھا کہ وہ سر نیچے ڈالے افسردگی کی حالت میں جا رہا ہے۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! میرا باپ شہید ہوگیا ہے اور پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ان کے خیال سے میں متفکر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تمہیں علم ہوتا کہ تمہارے باپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا ہے تو تم اس طرح افسردہ نہ ہوتے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ کی روح کو اپنے سامنے حاضر کیا اور کہا میں تم سے بہت خوش ہوں تم جو کچھ مانگنا چاہتے ہو مانگو میں تمہاری ہر خواہش کو پورا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس پر تمہارے باپ نے کہا کہ خدایا میری صرف اتنی خواہش ہے کہ مجھے دوبارہ زندہ کرکے دنیا میں بھیجا جائے تا میں پھر اسلام کی خدمت کرتا ہوا مارا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی ذات ہی کی قسم ہے کہ اگر میں نے یہ قانون نہ بنا دیا ہوتا کہ میں کسی انسان کو دوبارہ دنیا میں واپس نہیں بھیجوں گا تو میں تیری اس خواہش کو ضرور پورا کر دیتا (بحوالہ ترمذی جلد ۲ ابواب التفسیر زیر آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا)

یہ حدیث اس حقیقت کی آئینہ دار ہے کہ ایک حقیقی مومن کا شوقِ قربانی و ایثار ہمیشہ فزوں سے فزوں تر ہوتا چلا جاتا ہے اسی لئے وہ قربانیوں کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتا ہے۔ اس کے کسی ایک مقام پر ٹھہرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ آج اسلام کو دنیا میں سربلند کرنے اور اسے دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کے لئے اسی ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے ماتحت خدمتِ اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے اور مالی قربانیاں پیش کرنے کی ضرورت ہے جو صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرۂ امتیاز تھا اور جس کی بناء پر جناب الٰہی سے انہیں رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (التوبہ آیت ۱۰۰) کا انمول تمغہ عطا ہوا۔ اور خدا تعالیٰ نے خود عرش سے یہ گواہی دی کہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا (الاحزاب آیت ۲۴)

پس آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق آنحضورؐ کے فرزند جلیل کو مسیح موعود کی حیثیت سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا تو آپ نے اپنے متبعین کو اشاعت و تبلیغ اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تلقین فرمائی اور اس الٰہی وقف کے سلسلہ میں اپنے آقا و مطاع حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھنے اور اپنانے پر زور دیا نیز [illegible] مثال بھی پیش فرمائی چنانچہ فرمایا:۔

"کیا الٰہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیاتِ طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔ بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جاوے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ اس میدان میں آئیں۔

میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے میں یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کیلئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔ اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں، آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے، کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کیلئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ جب تک انسان کھویا نہیں جاتا خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کیلئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"۔

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۰ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۹، ۱۰۰)

یہ جہاد کبیر یعنی دنیا بھر میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے اور ایثار سے کام لینے کا زمانہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس راہ میں ایثار کا مظاہرہ کرنے کے لئے ہمیں منتخب فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم مخلوقِ خدا کی ہمدردی میں اپنا مال، اپنی عزت، اپنا وقت اور اپنی زندگیاں وقف کر دکھائیں۔ یہ جبھی ممکن ہے کہ ہم میں قربانی و ایثار کا جذبہ، ذوق و شوق اور ولولۂ عشق ترقی کرتا چلا جائے اور اس معراج کو پہنچ جائے کہ ہم اس راہ میں ہر دکھ، ہر تکلیف، ہر مصیبت اور ہر محرومی کو بطیب خاطر برداشت کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں اور ہماری یہی آرزو ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں مر کر پھر زندہ ہوں، پھر مریں اور پھر زندہ ہوں تو ہم ہر بار پہلے سے زیادہ ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے تحت اشاعتِ اسلام کی خاطر زندگیاں وقف کرتے چلے جائیں گے کیونکہ ہم نے اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے اور اس کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد باندھا ہے جس کا اپنا نمونہ یہ ہے:۔

غمِ خلقِ خدا صرف از زباں خوردن چہ کار است ایں
گرش صد جاں بپاریزم ہنوزش عذرہا خواہم

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۸۷ مطبوعہ ۱۸۸۰ء)

ترجمہ:۔ محض زبان سے خلقِ خدا کی غمخواری کا دم بھرنا کیا فائدہ دے سکتا ہے میری تو یہ حالت ہے کہ سو جانیں بھی قربان کر دوں تو بھی معذرت خواہ ہی رہوں گا۔

76

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا اور اُس کی قبولیت

محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج ــــ فجی

ریڈیو فجی پر نشر کیا گیا *

برادران!

مَیں اس وقت دعا اور اس کی قبولیت کے بارے میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ دعا اللہ تعالیٰ سے مانگی جاتی ہے ۔ وہی تمام طاقتوں قدرتوں اور خزانوں کا مالک ہے۔ اس کے مقابلہ میں انسان خواہ بڑا ہو یا چھوٹا ۔ امیر ہو یا غریب وہ ضعیف ، کمزور ، محتاج اور ضرورت مند ہے ۔ خدا تعالیٰ مالک ہے اور انسان خادم خدا تعالیٰ آقا ہے اور انسان غلام۔ انسان کا کام ہے مانگنا اور دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی صفت ہے دعا قبول کرنا ۔ چنانچہ ہماری پاک کتاب قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝

(المومن ۶۱)

یعنی اے لوگو! تمہارا رب کہتا ہے کہ تم مجھ سے مانگو مَیں تمہاری سنوں گا۔ جو لوگ میری عبادت کے معاملہ میں تکبر سے کام لیتے ہیں وہ رسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

پھر دوسری آیت میں دعا کی قبولیت کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۔ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

(البقرہ ۱۸۷)

یعنی اے رسول! جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں ۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کرنے کے لئے دو شرطیں بیان فرمائی ہیں۔ پہلی یہ کہ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي۔ دعا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے والے ہوں۔ جو احکام بھی اللہ تعالیٰ نے دئے ہیں ان کی پابندی کرنے والے ہوں اور ان کی تمام حرکات و سکنات اللہ تعالیٰ کی شریعت کے ماتحت ہوں دعا کے قبول ہونے کے لئے یہ پہلی شرط ہے ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وَلْيُؤْمِنُوا بِي ۔ یعنی دعا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طاقتوں اور قدرتوں پر کامل یقین ہو اور یہ بھی یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ دعا کو ضرور قبول کرے گا۔ ان میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونے کا شائبہ بھی نہیں ہونا چاہیئے ۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ عموماً اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔ جب وہ بے قرار ہو کر اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر گرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ رحم و کرم اور شفقت کے ساتھ ان کی بے قراری کی دعاؤں کو سنتا اور ان کی تکلیف اور مصیبت کو دور کرتا ہے مگر یہ بات بھی مسلمہ اور یقینی ہے کہ سب سے زیادہ دعا خدا تعالیٰ کے پاک مقرب اور مقدس بندوں کی سنی جاتی ہے اور مقابلہ کے وقت تو معجزانہ رنگ میں خدا تعالیٰ نہ صرف ان کی ہی سنتا ہے بلکہ قبل از وقت ان کو اطلاع بھی دیتا ہے۔ تاکہ یہ بات ان کے لئے ایک نشان بن جائے ۔ چنانچہ ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں سب سے زیادہ سنی گئیں۔ دیکھ لیجئے عرب کا ملک سب سے زیادہ خراب حالت میں تھا ان کی حالت چارپایوں اور جانوروں سے بھی بدتر تھی ۔ مگر جب آپ کا وہاں ظہور مسعود ہوا اور آپ نے دردمندانہ دعائیں کیں تو عرب میں کیسا عجیب انقلاب پیدا ہوا۔ اسی بارے میں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللّٰھم صلّ وسلم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمّہ وغمّہ وحزنہ لھٰذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔"

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام قبولیت دعا کے بارے میں اپنا ذاتی تجربہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"اور مَیں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھکر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے"

آپ سرسید احمد خان صاحب بانی علی گڑھ کالج کو قبولیت دعا کا انکار کرنے کی وجہ سے اسے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں :۔

اے کہ گوئی گر دعا ہا را اثر بودے کجاست
سوئے من بشتاب بنمائم ترا چوں آفتاب
ہاں مکن انکار زیں اسرار قدرت ہائے حق
قصہ کوتہ کن ببیں از ما دعائے مستجاب

یعنی "اے وہ صاحب جو یہ کہتے ہو کہ اگر دعا میں کوئی اثر ہوتا ہے تو وہ کہاں ہے؟ آپ جلدی سے میری طرف آجائیں میں آپ کو سورج کی طرح دعا کا اثر دکھاؤں گا۔ ہاں ہاں خدا کی قدرتوں کے اسرار کا انکار نہ کرو اور اگر دلیل چاہتے تو لمبی بحث کی ضرورت نہیں۔ آئیں اور میری قبول شدہ دعا کا نتیجہ دیکھ لیں"

اس شعر کے نیچے آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اس دعا سے وہ دعا مراد ہے جو میں نے پنڈت لیکھرام کے متعلق کی تھی جس کے نتیجہ میں مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ پنڈت لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں عید کے دوسرے دن عذاب الیم میں مبتلا ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مقررہ میعاد کے اندر اندر یعنی ۶ مارچ ۱۸۹۷ء میں عید کے دوسرے دن پنڈت لیکھرام اس جہان سے رخصت ہوئے۔ اور سرسید نے اپنی زندگی میں قبولیت دعا کا یہ نشان اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ لیا

آپ کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے بھی کثرت سے قبول فرمایا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ اپنی کتاب حقیقت الوحی میں فرماتے ہیں :۔

"یاد رہے کہ خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کے لئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے۔ بلکہ استجابت دعا کی مانند اور کوئی بھی نشان نہیں۔ کیونکہ استجابت دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک بندے کو جناب الٰہی میں قدر اور عزت ہے . . . . . . اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ہزارہا میری دعائیں قبول ہوئی ہیں"

الغرض اللہ تعالیٰ رحیم و کریم اور سمیع و بصیر ہے جب بندہ اس کو ہر چیز پر قادر یقین کرکے اور اس پر کامل توکل کرکے اس کے آستانہ پر عجز و نیاز اور تضرع کے ساتھ گرتا ہے تو اس کی رحمت جوش میں آتی ہے اور وہ بندے کی سنتا ہے اور اس کی مراد میں اسے عطا کرتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ انسان اس کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو اور خدا تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ بنے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الحاج مرزا عمر دین صاحب مرحوم آف نارووال

مکرم چوہدری عنایت اللہ احمدی صاحب سابق مبلغ انچارج تنزانیہ

محترم الحاج مرزا عمر الدین صاحب ۱۲/اخاء ۱۳۴۲ ہش / اکتوبر ۱۹۶۳ء بروز جمعرات رات کے ساڑھے گیارہ بجے اپنے گھر پہ نارووال میں قریباً نوے سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے ۱۹۰۳ء میں حضرت المسیح الموعودؑ کے دست مبارک پر قادیان میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کو اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ ۱۹۲۶ء میں حج بیت اللہ اور زیارت حرمین شریفین کی توفیق ملی آپ کی وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۲/ نومبر کو بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مرحوم کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

آپ قادیان سے ۲۲ میل کے فاصلہ پہ موضع راوہ وال تحصیل بٹالہ میں رہائش پذیر تھے۔ بیعت کرنے کے بعد آپ قادیان اکثر جایا کرتے تھے۔ صبح کو سائیکل پر قادیان جا کر جمعہ پڑھ کر شام کو واپس گھر آجایا کرتے تھے اور آتے ہوئے سلسلہ کی کوئی نہ کوئی کتاب ضرور ساتھ لے آتے اور پھر کسی سے پڑھا کر سنا کرتے تھے

بیعت کرنے کے بعد

آپ نے اپنوں اور بیگانوں کی طرف سے دی گئی تکالیف کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ ایک دفعہ آپ کا سب سے چھوٹا بیٹا بچپن میں سخت بیمار ہو گیا۔ مسلسل بیماری سے بہت کمزور ہو گیا۔ اور بچے کے ماموں نے جو احمدیت کے شدید مخالف تھے۔ آپ سے کہا۔ کہ "مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ اگر آپ نے مرزا صاحب کی بیعت نہ چھوڑی تو یہ بچہ مر جائے گا" آپ نے علی وجہ البصیرت فرمایا۔ کہ "مجھے اس کی پرواہ نہیں اگر مرتا ہے تو مر جائے میں احمدیت کو نہیں چھوڑ سکتا" اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ بچہ آہستہ آہستہ تندرست ہو گیا۔ اور آپ کو اسی بچہ کو جس کے متعلق اس کے ماموں نے مر جانے کی پیشگوئی کی تھی۔ وقف کرنے کی توفیق ملی، اور وہ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی خدمت میں مصروف ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

بیعت کرنے کے بعد جلسہ سالانہ میں نہایت اہتمام سے شرکت فرماتے رہے زندگی بھر ہر جلسہ میں حاضر ہوتے اور اپنے ساتھ زیادہ سے زیادہ افراد خانہ کو لاتے۔ ہر تقریر توجہ سے سنتے۔ مقامات مقدسہ پر جا کر دعا کرتے، اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کا شرف حاصل کرتے۔

صبح اور شام لمبی سیر کرنے کے عادی تھے۔ آخر وقت تک یہی معمول رہا۔ سخت محنت کے عادی تھے۔ اور فارغ بیٹھنا گناہ سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کی صحت نہایت اچھی تھی اور دیکھنے والوں کو نوے سال کی عمر کے باوجود نہایت تندرست اور توانا نظر آتے تھے

آپ بے حد مہمان نواز تھے۔

مہمانوں کو خود تلاش کر کے لاتے اور خدمت کرتے۔ اور ساتھ ہی تبلیغ کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ اکثر ایسا ہوا کہ راہ گیروں کو گاؤں میں جب رات بسر کرنے کے لئے کوئی ٹھکانہ نہ ملا۔ تو لوگ ان کو آپ کے پاس چھوڑ جاتے اور پھر مہمان آپ کے حسن سلوک کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے آپ کا دوست اور واقف بن جاتا۔ آپ مہمان کو خدا تعالیٰ کی رحمت اور برکت کا موجب سمجھتے اور بہت خدمت کرتے۔ خود شوق سے کام کرتے، اور مہمان کی ہر ضرورت پوری کرتے اپنے پرانے واقف کاروں اور دوستوں سے مل کر بہت خوش ہوتے

محترم مرزا صاحب مرحوم اپنے ہمسایوں کا بے حد خیال رکھتے اور ہر اچھی چیز سے بھی ان کا حصہ ضرور نکالتے تھے اور ضرورتمندوں اور حاجتمندوں کی ضرورتیں بے دریغ پوری کرتے۔

محترم مرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی اولاد کی نہایت اچھی تربیت کی۔ اس ضمن میں ایک خاص بات جو آپ میں محسوس کی گئی وہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے کسی بچے کو کبھی مارا پیٹا نہیں تھا صرف پیار سے سمجھا دیتے اور بچوں پر بھی اس کا ایسا اثر تھا۔ کہ ان کے ساتھ باوجود انتہائی محبت اور پیار کے رعب بھی تھا اور جب آپ باہر سے گھر تشریف لاتے تو سارے بچوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی اور اگر کوئی لیٹا یا بیٹھا ہوتا، تو آپ کے ادب اور احترام میں فوراً کھڑا ہو جاتا اور ہنسی مذاق کی تمام باتوں سے ہٹ کر آپ کی باتیں سننے لگ جاتے۔ آپ بہت مزیدار باتیں سناتے جن میں تربیتی پہلو کے علاوہ مزاح بھی ہوتا اور بہت ہی شاندار مجلس لگتی۔ آپ بلا شبہ گھر کی دولت اور رونق تھے۔

آپ نہایت حلیم الطبع تھے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسلامی شعار کی سختی سے پابندی کرواتے تھے۔ نماز با جماعت کا التزام گھر کی مستورات اور چھوٹے بچے بھی کرتے۔ اور ایسے لگتا تھا۔ جیسے یہ کام خود بخود ہو رہا ہے کسی کو کہنے یا مجبور کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ صرف اشارہ کافی ہوتا ہے۔ اور نماز اور تلاوت وغیرہ میں پابندی ہوتی گئی۔

فجر سے پہلے اٹھنے کی عادت تھی بچوں کو بھی جگاتے۔ اور مسواک کے بعد وضو کرتے اور تہجد کا التزام کرتے اور نماز کے بعد سیر کے لئے نکل جاتے۔ اس کا اثر سب بچوں نے قبول کیا۔ بلکہ بچوں کے بچوں نے بھی۔

آپ اپنی زندگی میں اپنی تمام ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے بے تاب تھے آخری عمر میں ان کے چھوٹے بیٹے عزیزم مرزا محمود احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شادی ہونا باقی تھی۔ تو بہت فکر تھا۔ کہ اس کی شادی بھی ان کی زندگی میں ہو جاتے تا وہ اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جائیں اس کی شادی سے قبل ایک دفعہ بہت بیمار ہو گئے۔ تو صحت یاب ہونے کے بعد فرمانے لگے۔ کہ مجھے خیال تھا۔ کہ میرے بیٹے کی شادی نہیں ہوئی۔ اور میں اسی طرح جا رہا ہوں بعد میں جلدی عزیزم کی شادی ۱۹/ہجرت کو عاجز کی دوسری بیٹی کے ساتھ ہو گئی اور پھر ایک دفعہ بیمار ہو گئے تو کہنے لگے کہ اب مجھے کوئی فکر نہیں اب شک اللہ تعالیٰ بلا لیں۔ الحمد للہ کہ ساری ذمہ داریاں ادا کر چکا ہوں۔

محترم مرزا صاحب مرحوم نے اپنی آخری زندگی میں شدید بیماری کا نہایت خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا۔ بندش پیشاب کی تکلیف تھی وفات سے چار سال قبل اپریشن بھی کر دیا۔ پھر بھی وقتاً فوقتاً تکلیف ہو جاتی رہی۔ لیکن سب کچھ بڑے صبر سے برداشت کیا۔

وفات سے پہلے آپ کو چند دن بخار ہوا۔ اور بعد ازاں حالت زیادہ خراب ہو گئی۔ ادھر سب گھر والے آپ کے پاس جمع ہونے لگے۔ تو آپ بیٹھنے والوں کو کہتے رہے۔ کہ میرا راستہ چھوڑ دو میرے راستے میں نہ بیٹھو میں جا رہا ہوں۔ پاس بیٹھے ہوئے عزیز کہتے، کہ آپ کا تو یہی گھر ہے آپ کہاں جا رہے ہیں۔ فرمانے لگے، اب یہ گھر میرا نہیں ہے۔ میرے گھر میں تو نہایت صاف ستھرا اور نرم شاندار بستر بچھا ہوا ہے میں وہاں جا رہا ہوں۔ پھر خود ہی جنازہ ربوہ لانے کے لئے موٹر کا بندوبست کرنے کے لئے کہہ دیا۔ اور چند لمحوں کے بعد اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے، چار بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور ان کے لواحقین کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

سالانہ بجٹ فارم

تمام مجالس انصار اللہ کو شروع سال ہی میں بجٹ فارم ارسال کر دیئے گئے ہیں تا کہ وہ اپنی مجلس کا سالانہ بجٹ بنا کر مرکزی دفتر میں بھجوا دیں۔ بہت سی مجالس کی طرف سے یہ بجٹ فارم موصول ہو گئے ہیں۔ لیکن کئی مجالس ایسی ہیں جن کی طرف سے یہ فارم ابھی تک موصول نہیں ہوئے۔ مہربانی فرما کر یہ بجٹ پر کر کے جلد ارسال کریں۔ یا مجلس مشاورت پر اپنے کسی نمائندہ کے ہاتھ مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

اطفال کے سالانہ مرکزی امتحانات (ستارہ، ہلال، قمر، بدر) اس سال ماہ ہجرت (مئی) کے آخر میں ہو رہے ہیں۔ براہ کرم اطفال کو ابھی سے تیاری شروع کروا دیں۔ تعلیمی کلاسوں کا اجراء فرمائیں اور جائزہ لیتے رہیں کہ اطفال نے کس حد تک تیاری مکمل کر لی ہے

سیکرٹری تعلیم

اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۵)

۲۴۰- ڈاکٹر محمد اقبال صاحب سرگودہا ۵۰/-
۲۴۱- ملک محمد فضل دین صاحب کبیر والہ ۲۵/-
۲۴۲- ناصر احمد صاحب بذریعہ قاضی عبد السلام صاحب بھٹی ربوہ ۱۰۰/-
۲۴۳- بی بی صاحبہ اہلیہ برکت اللہ صاحب داتہ ضلع ہزارہ ۴۰/-
۲۴۴- بشیر احمد صاحب کھاریاں ۵۰/-
۲۴۵- اقبال بیگم صاحبہ کوئٹہ منجانب محمد لطیف صاحب مرحوم ۲۰/-
۲۴۶- مبشر احمد صاحب چک ۲۰۳ R-B مانانوالہ ۱۰/-
۲۴۷- لطیف احمد صاحب ۲۰/-
۲۴۸- صفیہ اشرف صاحبہ سرگودہا ۱۰/-
۲۴۹- صفیہ شاہنواز صاحبہ " ۱۰/-
۲۵۰- چوہدری افتخار احمد صاحب پنڈ دادنخان ۱۰/-
۲۵۱- حکیم عبد الرحمن صاحب دار الرحمت غربی ربوہ ۱۰/-
۲۵۲- رستم علی صاحب ملازم حضرت اقدس ربوہ ۱۵/-
۲۵۳- میاں احمد منصور صاحب بھکر ۲۵/-
۲۵۴- اہلیہ صاحبہ ملک منور احمد صاحب دار البرکات ربوہ ۵۰/-
۲۵۵- راجہ حفیظ احمد صاحب وہاڑی ۳۰/-
۲۵۶- ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ ۱۰/-
۲۵۷- سیدہ طاہرہ محمود صاحبہ ملک پور ضلع شیخوپورہ ۱۰/-
۲۵۸- عبد الرحیم خان صاحب بلاک ۹ سرگودہا ۱۰/-
۲۵۹- شیخ فضل محمد- نذیر احمد صاحبان اوکاڑہ ۱۰۰/-
۲۶۰- کیپٹن ظفر علی صاحب " ۲۴/-
۲۶۱- " محمود احمد صاحب " ۲۴/-
۲۶۲- فاروق احمد صاحب " ۱۴/-
۲۶۳- چوہدری فضل الٰہی صاحب ورک- علی پور- لاہور ۱۰/-
۲۶۴- عبد المجید صاحب سیکرٹری مال نمبر ۹ بنیار سرگودہا ۲۰/-
۲۶۵- محمد احمد صاحب بلٹری کریم حیدرآباد ۱۰/-
۲۶۶- لجنہ اماء اللہ جیکب آباد ۲۵/-
۲۶۷- ملک محمد احمد صاحب دیپال پور ۱۵۰/-
۲۶۸- محمد انور صاحب سیکرٹری مال چک جھمرہ ۳۸/-
۲۶۹- سیدہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید عبید اللہ صاحب چک جھمرہ ۱۰/-
۲۷۰- لجنہ اماء اللہ چک جھمرہ ۲۰/-
۲۷۱- چوہدری رشید احمد خان صاحب ملتان امۃ السلام بیگم صاحبہ بیگم [illegible] نذیر احمد صاحب کرشن نگر لاہور ۱۰۰/-
۲۷۲- عزیزی بی بی صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار غلام رسول صاحب ربوہ ۴۵/-
۲۷۳- چوہدری نسیم احمد صاحب کاہلوں معرفت رفیع اللہ صاحب ربوہ ۱۰/-
۲۷۴- محمد اسلم صاحب جنجوعہ احمدیہ ہوسٹل لاہور ۱۰/-
۲۷۵- چوہدری محمد یعقوب صاحب چک ۱۲۱ گ-ب لائلپور ۶۷/۲۵
۲۷۶- چوہدری عبد الحمید صاحب زراعتی کالج ٹنڈو جام ۲۰/-
۲۷۷- بلقیس صاحبہ معرفت چوہدری عبد الحمید صاحب حمید نگر تھرپارکر ۱۰/-
۲۷۸- بشیر احمد صاحب چوہان سیکرٹری مال سیالکوٹ چھاؤنی ۶۵/-
۲۷۹- سید سعید احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ واربرٹن ۴۴/-
۲۸۰- چوہدری عبد الرحمن صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ ۱۰/-
۲۸۱- حفیظہ بیگم صاحبہ گوجرانوالہ ۳۰/-
۲۸۲- ملک محمد اکرم صاحب " ۱۵/۰
۲۸۳- عبد الغنی صاحب " ۱۰/-
۲۸۴- اہلیہ صاحبہ چوہدری فضل احمد صاحب لطیف نگر فارم ۲۷/۵۰
۲۸۵- صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بذریعہ میاں عبد الرحیم احمد صاحب ربوہ ۳۰۰/-
۲۸۶- سکینہ بی بی صاحبہ نوشہرہ کینٹ ۳۰/-
۲۸۷- منصورہ سجاد بیگم صاحبہ لاہور ۱۵۰/-
۲۸۸- عطیۃ القدوس صاحبہ دختر ریاض قمر صاحب ہارون آباد ۱۱۰/-
۲۸۹- لجنہ اماء اللہ خوشاب ۲۷/-
۲۹۰- شریفہ حمید صاحبہ بھلوال سرگودہا ۳۰/-
۲۹۱- غلام احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۸۸ شمالی " ۵۰/-
۲۹۲- تنویر احمد صاحب ربوہ از والدہ صاحبہ ۲۰۰/-
۲۹۳- سیکرٹری صاحبہ مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ ۲۷۲/-
۲۹۴- " " " منڈی بہاؤالدین ۳۵۵/-
۲۹۵- " " " بہاول نگر ۲۴/-
۲۹۶- " " " منگلا ڈیم ۱۷/-
۲۹۷- " " " دار الرحمت شرقی ربوہ ۸۶/-
۲۹۸- " " جماعت احمدیہ بستی رنداں ۲۶/۸۵
۲۹۹- " " " تربیلا ڈیم ۱۰/-
۳۰۰- " " " کھاریاں ۶۴/-
۳۰۱- بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ۴۲۲/۸۸
۳۰۲- احباب جماعت احمدیہ کوئٹہ ۱۲۱/-
۳۰۳- " " " ساہیوال ۸۰/-
۳۰۴- " " " دار النصر غربی ربوہ ۱۵/-
۳۰۵- " " " سکھر ۱۱/-
۳۰۶- " " " محمود آباد فارم ۱۰/-
۳۰۷- " " " چکوال ۵۰/-
۳۰۸- " " " جہلم ۴۴/-

انسپکٹران تحریک جدید توجہ کریں

انسپکٹران تحریک جدید نے الفضل مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۷۵ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بائیسویں سالانہ تربیتی کلاس کے بارے میں اعلان پڑھ لیا ہوگا کہ وہ ربوہ میں ۱۸ اپریل تا یکم مئی ۱۹۷۵ء منعقد کی جا رہی ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر جملہ انسپکٹران کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ جس جماعت میں بھی جائیں وہاں خدام کو اس اہم اور بابرکت کلاس میں شامل ہونے کی مؤثر تحریک کریں تا زیادہ سے زیادہ نمائندے اس سے مستفیض ہو سکیں۔ انسپکٹران اپنی دیگر کارگزاری کے ساتھ اس کلاس کے سلسلہ میں بھی کوشش عمل میں لائیں۔ اس کی رپورٹ دفتر ہذا کو بھجوائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضرورت ہے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ایک مراقب (انسپکٹر) کی ضرورت ہے۔ مرکز کی ملازمت کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ یکم اپریل ۱۹۷۵ء تک مرکز میں پہنچا دیں۔ درخواستیں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام آنی چاہئیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

محترم ملک محمد احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا مورخہ ۲ مارچ ۱۹۷۵ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کافی عرصہ تک بحیثیت صدر جماعت احمدیہ کی بہت خدمت کرتے رہے۔ آپ ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ اچانک بخار کی وجہ سے زیادہ کمزوری ہوگئی اور اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ وفات کے وقت عمر قریباً ۷۰ سال تھی۔

احباب سے مرحوم کے بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد بشیر احمد انسپکٹر انصار اللہ۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

● میرے پھوپھا محترم ملک محمد خورشید صاحب ریٹائرڈ ایس، ڈی، او۔ سابق سیکرٹری تعمیر کمیٹی ربوہ گذشتہ ایک سال سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل اور جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حفیظ احمد خان ایڈووکیٹ۔ زعیم انصار اللہ وہاڑی)

● جماعت احمدیہ چنیوٹ کے ایک مخلص رکن مکرم مرزا فضل الٰہی صاحب ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں اور اس وقت لاہور میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(محمد عمر بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ۔ چنیوٹ)

تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام سالانہ تربیتی کلاس ۱۸ اپریل سے یکم مئی تک منعقد ہو رہی ہے۔ تمام مجالس کی اس میں نمائندگی ضروری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سعودی عرب کے شاہ فیصل کو آج شام ریاض میں سپردِ خاک کر دیا گیا

مرحوم شاہ کے جنازہ اور تدفین میں متعدد سربراہانِ مملکت اور دیگر عالمی شخصیتوں کی شرکت

پاکستانی وفد کی قیادت وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے کی۔ پاکستان میں دس دن تک سوگ منانے کا اعلان

ریاض ۲۶ مارچ۔ سعودی عرب کے شاہ فیصل کو جنہیں کل قتل کر دیا گیا تھا آج شام شہر کے قریب مرکزی قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ تدفین سے قبل جامعہ ریاض الکبیر میں نماز جنازہ ادا کی گئی بعدہٗ جنازہ کو جلوس کی شکل میں قبرستان لے جایا گیا۔ راستہ میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد نے جنازہ کو کندھا دیا۔

جنازہ اور تدفین میں متعدد سربراہانِ مملکت اور کئی دیگر عالمی شخصیتوں نے شرکت کی۔ پاکستانی وفد کی قیادت خود وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کی۔ پاکستانی وفد میں جو لوگ شامل تھے ان کے نام یہ ہیں سینٹ کے چیئرمین جناب حبیب اللہ خاں، قومی اسمبلی کے سپیکر جناب فاروق علی، امورِ مذہبی کے وفاقی وزیر مولانا کوثر نیازی، امورِ خارجہ کے وزیرِ مملکت جناب عزیز احمد، قومی اسمبلی میں حزبِ اختلاف کے قائمقام لیڈر مولانا مفتی محمود، وزارتِ خارجہ کے سیکرٹری، بری فوج کے چیف آف سٹاف اور پی۔ آئی۔ اے کے سربراہ۔

شرکت کرنے والے دیگر سربراہانِ مملکت میں مصر کے صدر انور السادات، الجزائر کے صدر بومدین، تونس کے صدر حبیب بورقیبہ، شام کے صدر حافظ الاسد، سوڈان کے صدر جعفر النمیری، اردن کے شاہ حسین، کویت، بحرین اور قطر کے حکمران، عمان کے سلطان قابوس، عرب ریاستوں کے وفاق کے صدر زید بن سلطان النہیان، ایران کے شہزادہ غلام رضا، بھارت کے صدر فخر الدین علی احمد، افغانستان کے صدر داؤد، لبنان کے وزیر اعظم نیز سمالیہ، موریطانیہ اور یوگنڈا کے صدر شامل تھے۔ امریکہ کی نمائندگی نائب صدر مسٹر راکی فیلر اور برطانیہ اور فرانس کی نمائندگی ان کے وزراءِ دفاع نے کی۔

تدفین سے قبل ایک تقریب میں سعودی عرب کے نئے فرمانروا شاہ خالد بن عبد العزیز (جو شاہ فیصل مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں اور جن کی عمر ۶۲ سال ہے اور جو پہلے ولی عہد تھے) کے باضابطہ طور پر نئے فرمانروا ہونے کا اعلان کیا گیا۔ شاہی خاندان کے افراد اور اعلیٰ سرکاری عہدیداروں اور ہزاروں چیدہ افراد نے نئے شاہ کے ساتھ اطاعت کا عہد باندھا۔ اسی تقریب میں شاہ فیصل کے ایک اور چھوٹے بھائی شہزادہ فہد بن عبد العزیز کو جن کی عمر ۵۲ سال ہے اور جو سعودی عرب کے وزیر داخلہ ہیں باضابطہ طور پر ولی عہد بنایا گیا۔ نئے شاہ نے بعد میں ایک بیان میں کہا کہ وہ شاہ فیصل کی پالیسیوں پر عمل پیرا رہیں گے اور ان کے مشن کو جاری رکھیں گے۔

شاہ فیصل ۱۱ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۷۵ء بروز منگل ۱ بجکر ۳ منٹ پر ریاض کے مرکزی ہسپتال میں بعمر ۶۹ سال انتقال کر گئے تھے۔ اُس روز وہ عیدِ میلاد النبیؐ کے موقع پر منعقدہ ایک دربار میں لوگوں سے ملاقات کر رہے تھے۔ ان کے بھتیجے شہزادہ فیصل بن مساعد بن عبد العزیز نے (جو انہیں مبارکباد دینے وہاں آیا تھا) ان کے پاس پہنچنے کے بعد اچانک ریوالور نکال کر ان پر کئی گولیاں چلائیں۔ شاہ گولیاں لگنے سے شدید زخمی ہو کر گر پڑے۔ انہیں بیہوشی کی حالت میں فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لا کر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

شاہ کی وفات کے فوراً بعد شاہی محل سے جاری ہونے والے بیان میں یہ بھی بتایا گیا کہ شہزادہ فیصل شاہ سے ملنے آیا تھا اس کا دماغی توازن درست نہیں ہے۔

۲۵ مارچ کو پاکستان میں جونہی شاہ فیصل کی وفات کی خبر پہنچی تو اظہارِ غم کے طور پر سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں کر دیا گیا۔ یہ المناک خبر لوگوں پر بجلی بن کر گری اور وہ غم و اندوہ میں ڈوب گئے۔ بڑے بڑے شہروں میں کاروبار کا مرکز بند کر دئے گئے۔ وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے سعودی عرب کے نئے حکمران شہزادہ خالد بن عبد العزیز کے نام شاہ فیصل کی وفات پر تعزیتی پیغام ارسال کیا جس میں کہا کہ شاہ فیصل کی بے وقت موت سے نہ صرف سعودی عرب بلکہ تمام مسلمان ملکوں کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شاہ فیصل کی اچانک وفات سے پاکستان کی حکومت اور عوام کو جو دُکھ اور صدمہ پہنچا ہے اس کے اظہار کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ وہ ایک مدبّر اور دور اندیش سیاستدان تھے۔ انہوں نے مسلمان ملکوں کے اتحاد اور ان کی ترقی کے لئے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ صدرِ پاکستان جناب فضل الٰہی چوہدری، سینٹ کے چیئرمین جناب حبیب اللہ خان، قومی اسمبلی کے سپیکر جناب فاروق علی اور دوسرے زعماء نے بھی تعزیتی پیغامات میں ان کی وفات پر گہرے غم و الم اور تعزیت کا اظہار کیا۔ مزید برآں شاہ فیصل کی وفات کی خبر ملتے ہی قومی اسمبلی کا اجلاس بغیر کسی کارروائی کے ملتوی کر دیا گیا۔ اب اجلاس ۲۷ مارچ کو ۷ بجے شام ہوگا جس میں ان کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرنے کے علاوہ انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا جائے گا۔ ۲۶ اپریل کو عیدِ میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں ہونے والے چراغاں کا پروگرام ملتوی کر دیا گیا۔ حکومتِ پاکستان نے دس دن تک قومی سطح پر سوگ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اِن ایّام میں جو سرکاری تقریبات ہونے والی تھیں وہ منسوخ کر دی گئی ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ان ایّام میں موسیقی کے پروگرام اور دیگر تفریحی پروگرام نشر نہ کریں۔ زیادہ تر دینی اور مذہبی امور کے متعلق پروگرام نشر کئے جائیں۔ اِسی طرح سینماؤں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ صرف سنجیدہ فلمیں دکھائیں۔

شاہ فیصل کے انتقال کی خبر سنتے ہی اسلام آباد کے سعودی سفارت خانہ کی عمارت سے مملکت سعودی عرب کا پرچم اتار لیا گیا۔ سفارتخانہ کے ذرائع نے بتایا کہ سوگ کے دوران کوئی پرچم نہیں لہرایا جائے گا۔ ہزاروں افراد تعزیت کے لئے سعودی سفارتخانہ پہنچے اور کثیر افراد نے ٹیلی فون پر تعزیت کا اظہار کیا۔ سفارتخانہ میں تعزیتی کتاب رکھ دی گئی ہے جس میں بڑی تعداد میں لوگ جذباتِ تعزیت درج کر رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ اوّل

نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں اپنی نعتیں سنائیں۔

یہ مبارک جلسہ سوا چھ بجے شام دعا پر اختتام پذیر ہوا جو صدرِ جلسہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے کرائی۔

درخواستِ دعا

خاکسار کے دادا جان محترم ملک اللہ رکھا صاحب ریٹائرڈ چیف گڈز کلرک پاؤں میں چوٹ آنے کی وجہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (طارق حفیظ سلطان پورہ لاہور)

جانوروں کے مہلک اپھارہ میں ٹروکار کا استعمال مت کیجئے بلکہ اکسیر اپھارہ کا صرف ایک پیکٹ جانور کا اپھارہ چند منٹوں میں غائب کر دیتا ہے۔ فی پیکٹ -/۱ درجن یا زیادہ پر کمیشن دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
مفید لٹریچر مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون ۶۰۷/۶۰۶

ٹیلی ویژن، ریڈیو اینڈ ٹیپ ریکارڈر کی تسلی بخش مرمت کے لئے ۱۵ سالہ تجربہ کار انجنیئر کی خدمات حاصل کریں۔ شام ۵ بجے سے ۸ بجے تک ٹی وی سروس کے لئے خاص انتظام موجود ہے۔ فون نمبر ۵۶۸ پر بھی رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔
کامران ٹی وی سروس
بالمقابل کامران شو سٹور باجوہ مارکیٹ گولبازار ربوہ

چندہ عام / حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندے ہیں ان کی باشرح ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرماویں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)